احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

ہفتہ 20 دسمبر 2008ء

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

ہفتہ 20 دسمبر 2008ء 21 ذوالحج 1429 ہجری 20 فتح 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 287

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یادرکھو کہ خداتعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ)

بعض لوگ جن کو حق کے ساتھ دشمنی ہوتی ہے۔ جب ایسی تعلیم سنتے ہیں تو اور کچھ نہیں تو یہی اعتراض کر دیتے ہیں کہ ......میں ہمدردی اگر ہوتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائیاں کیوں کی تھیں؟ نادان اتنا نہیں جانتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جنگ کئے وہ تیرہ برس تک خطرناک دکھ اٹھانے کے بعد کئے اور وہ بھی مدافعت کے طور پر۔ تیرہ برس تک ان کے ہاتھوں سے آپ تکلیف اٹھاتے رہے۔ مسلمان مرد اور عورتیں شہید کی گئیں۔ آخر جب آپ مدینہ تشریف لے گئے اور وہاں بھی ان ظالموں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ تو خداتعالیٰ نے مظلوم قوم کو مقابلہ کا حکم دیا اور وہ بھی اس لئے کہ شریروں کی شرارت سے مخلوق کو بچایا جائے اور ایک حق پرست قوم کے لئے راہ کھل جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے لئے بدی نہیں چاہی۔ آپ تو رحم مجسم تھے۔ اگر بدی چاہتے تو جب آپ نے پورا تسلط حاصل کر لیا تھا اور شوکت اور غلبہ آپ کو مل گیا تھا تو آپ ان تمام ائمۃ الکفر کو جو ہمیشہ آپ کو دکھ دیتے رہتے تھے۔ قتل کروا دیتے اور اس میں انصاف اور عقل کی رو سے آپ کا پلہ بالکل پاک تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ عرف عام کے لحاظ سے اور عقل اور انصاف کے لحاظ سے آپ کو حق تھا کہ ان لوگوں کو قتل کروا دیتے مگر نہیں، آپؐ نے سب کو چھوڑ دیا۔ آج کل جو لوگ غداری کرتے ہیں اور باغی ہوتے ہیں انہیں کون پناہ دے سکتا ہے۔ ......باغی کے لئے کسی قانون میں رہائی نہیں۔ لیکن یہ آپ ہی کا حوصلہ تھا کہ اس دن آپ نے فرمایا کہ جاؤ تم سب کو بخش دیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نوع انسان سے بہت بڑی ہمدردی تھی ایسی ہمدردی کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اس کے بعد بھی اگر کہا جاوے کہ......... دوسروں سے ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا تو اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا؟ یقیناً یاد رکھو کہ مومن متقی کے دل میں شر نہیں ہوتا۔ جس قدر انسان متقی ہوتا جاتا ہے اسی قدر وہ کسی کی نسبت سزا اور ایذا کو پسند نہیں کرتا۔......... کبھی کینہ ور نہیں ہو سکتا۔ ہم خود دیکھتے ہیں کہ ان لوگوں نے ہمارے ساتھ کیا کیا ہے کوئی دکھ اور تکلیف جو وہ پہنچا سکتے تھے انہوں نے پہنچایا ہے لیکن پھر بھی ان کی ہزاروں خطائیں بخشنے کو اب بھی تیار ہیں۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 218)

عظیم الشان استقلال

پروفیسر فریمین لکھتے ہیں کہ:۔

''حقیقی اور سچے ارادوں کے علم کے بغیر یقیناً کوئی اور چیز محمد (ﷺ) کو اس لگاتار استقلال کے ساتھ جس کا آپؐ سے ظہور ہوا آگے نہیں بڑھا سکتی تھی۔ ایسا استقلال جس میں پہلی وحی کے نزول کے وقت سے لے کر آخر دم تک نہ کبھی آپؐ متذبذب ہوئے اور نہ کبھی آپؐ کے قدم سچائی کے اظہار سے ڈگمگائے۔''

(رسالہ نظام المشائخ بحوالہ :برگزیدہ رسول غیروں میں مقبول صفحہ:43)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خداتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تا کہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

خلافت لائبریری میں نمائش

خلافت لائبریری ربوہ میں صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے سو سالہ دور میں چھپنے والی کتب، اخبارات اور رسائل کی نمائش 4 دسمبر سے شروع ہے جو 22 دسمبر 2008ء تک جاری رہے گی۔ احباب اس سے استفادہ کریں۔

نمائش کے اوقات درج ذیل ہونگے

صبح 8:00 تا 10:30 بجے	مرد حضرات
صبح 10:30 تا 12:30 بجے	خواتین
دوپہر 12:30 تا 3:00 بجے	مرد حضرات
سہ پہر 3:00 تا 5:00 بجے	خواتین
شام 5:00 بجے تا 7:00 بجے	فیملی
رات 7:00 تا 8:00 بجے	مرد حضرات

(انچارج خلافت لائبریری)

10 واں اور خلافت احمدیہ جوبلی سالانہ کنونشن

ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز پاکستان

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسوسی ایشن آف احمدی کمپیوٹر پروفیشنلز پاکستان (AACP) کے زیر اہتمام 10 واں اور خلافت احمدیہ جوبلی کنونشن مورخہ یکم اور 2 نومبر 2008ء کو ایوان ناصر میں منعقد کیا گیا۔ جس میں پاکستان بھر سے 200 سے زائد کمپیوٹر پروفیشنلز، طلباء و طالبات اور مہمانان نے شرکت کی۔ مورخہ یکم نومبر کو نماز مغرب وعشاء کے بعد افتتاح مکرم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن AACP نے کیا۔ جس کے بعد ٹیکنیکل سیشن کا آغاز ہوا جس کے مہمان خصوصی مکرم سید عزیر احمد صاحب وائس چیئرمین AACP تھے۔ اس سیشن کے پہلے حصہ میں پینل گفتگو تھی جس کا عنوان ٹیلی کام سیکٹر میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا عمل دخل۔ اس پینل میں مندرجہ ذیل پروفیشنلز شامل تھے۔

1۔ مکرم ناہیل محمود صاحب
2۔ مکرم احمد یحییٰ صاحب
3۔ مکرم مدثر خالد صاحب

اس پینل گفتگو میں موثر انداز میں ٹیلی کام انڈسٹری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی اور حاضرین کے سوالوں کے جواب بھی دیئے گئے۔

دوسری پینل گفتگو کا موضوع بینکنگ سیکٹر میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی اہمیت تھا۔ اس پینل کے شرکاء یہ تھے۔

1۔ مکرم اطہر اکرم چٹھہ صاحب
2۔ مکرم صداقت احمد ارادت صاحب
3۔ مکرم وسیم احمد رفاقت صاحب

اس پینل نے بھی دلچسپ و مفید معلومات فراہم کیں اور حاضرین کے سوالات کے جواب دیئے۔

مورخہ 2 نومبر کو صبح ساڑھے نو بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ صاحب چیئرمین AACP تھے۔ سب سے پہلے مکرم سید عزیر احمد صاحب Wateen ٹیلی کام لاہور نے انفارمیشن سیکیورٹی اور ڈیجیٹل Forensics کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن پیش کی۔ مستقبل کے لئے انفارمیشن سیکیورٹی ایک ضروری اور اہم شعبہ ہے بعدازاں IT بزنس کے حوالے سے ایک Case Study پیش کی گئی جس میں تین ممبرز (مکرم ناصرالدین صاحب، مکرم طارق سعید صاحب اور مکرم محمود احمد صاحب) نے اپنے تجربات اور مشاہدات سے بتایا کہ سوفٹ ویئر میں کاروبار کرنے اور چھوٹی کمپنیوں کے قائم کرنے کے کیا طریقے اور کیا مسائل ہیں۔ آخر پر سوالات کے جواب بھی دیئے گئے۔ اس موقع پر مکرم چیئرمین صاحب AACP نے AACP بزنس کونسل کے قیام کا اعلان کیا جس کا مقصد انفارمیشن ٹیکنالوجی کے بزنس میں احمدیوں کی مدد اور مختلف شعبہ جات میں مہارت حاصل کرنے کے لئے مشاورت اور مدد کرنا ہے۔

چائے کے وقفہ کے بعد مکرم سید طاہر احمد صاحب پیٹرن کی صدارت میں 10-2009ء کے انتخابات ہوئے۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی مکرم ڈاکٹر مسعودالحسن نوری صاحب ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تھے۔ تلاوت کے بعد مکرم سید عزیر احمد صاحب نے رپورٹ پیش کی۔ جس میں انہوں نے 2008ء میں AACP کے تحت ہونے والے اہم امور پر روشنی ڈالی۔

ایسوسی ایشن کے اغراض و مقاصد کے بارے میں انہوں نے بتایا AACP کا مقصد کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ کے پیشہ کو جماعت میں ترقی دینا ہے، جماعت میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے ونگ کے طور پر خدمات بجالانا اور کمپیوٹر کی جملہ ضروریات پوری کرنے کے لئے ٹیکنیکل مدد فراہم کرنا۔ انہوں نے بتایا کہ تحقیقی کاموں کو ترقی دینا، تحقیقی مقالے لکھوانا اور اسی قسم کی دیگر آرگنائزیشنز سے معلومات کا تبادلہ کرنا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔ کیرئر پلاننگ اور پیشہ وارانہ سرگرمیوں میں کمپیوٹر سائنس اور انجینئرنگ کے طلباء کی راہنمائی کرنا اور تازہ ترین معلومات اور ٹیکنیکس کے حوالے سے AACP کے ممبرز کی مدد کرنا اور اعتماد، حوصلہ اور پیشہ ورانہ اور انفرادی زندگی میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے کے لئے ممکنہ راستے مہیا کرنا بھی اس کے مقاصد ہیں۔ انہوں نے اپنی رپورٹ میں بتایا کہ AACP کے چھ چیپٹرز میں 26 سیمینارز اور ورکشاپس منعقد ہوئیں جن میں 390 سے زائد ممبرز نے شرکت کی امسال کیریئر کونسلنگ کے تحت 75 طلباء کو راہنمائی کی گئی۔ لوکل چیپٹرز نے 9 نیوز لیٹرز پبلش کئے۔ IT پروفیشنلز اور طلباء کے درمیان رابطہ پیدا کرنے کے لئے ایک Job Fairs منعقد کیا گیا جس سے 30 طلباء و طالبات مستفید ہوئیں۔ انہوں نے بتایا امسال 25 ممبرز نے AACP کی مدد سے ملازمت حاصل کی۔ ربوہ، لاہور، کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی اور واہ کے چیپٹرز نے امسال لوکل کنونشنز منعقد کئے جن میں 800 ممبرز نے شرکت کی۔ امسال سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی (CEC) اور صدران چیپٹرز ربوہ میں 8 میٹنگز ہوئیں انہوں نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے خلفاء احمدیت کے تعارف پر مشتمل ملٹی میڈیا پریزنٹیشن بنائی گئی ہے۔ لاہور میں کمپیوٹر ٹریننگ سیٹ اپ بنایا گیا ہے۔ DVD اور CD فارمیٹ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ترجمۃ القرآن کلاس کی ایک ہزار کاپیاں تقسیم کی گئی ہیں ربوہ سے Live خلافت جوبلی پروگرام ٹیلی کاسٹ کرنے میں AACP ممبرز نے ٹیکنیکل مدد فراہم کی اور ایسوسی ایشن کی طرف سے 10 واں سالانہ ٹیکنیکل میگزین بھی اس موقع پر شائع کیا گیا ہے۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں نیٹ ورکنگ (Networking) سے متعلق ٹیکنیکل مدد کی جا رہی ہے AACP کی میلنگ لسٹ کے ذریعہ سینکڑوں ممبران مفید معلومات کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں۔ اس لسٹ کا ممبر بننے کے لئے مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں۔

chairman@aacp.info

بعدازاں محترم مہمان خصوصی نے اس کنونشن سے دلچسپ خطاب فرمایا۔ جس میں انہوں نے خلفاء سلسلہ کے ساتھ بعض گزرے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ ان کا یہ خطاب ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا اور تمام شرکاء نے انہماک سے سنا۔

حسن کارکردگی کے لحاظ سے امسال ربوہ چیپٹر نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ محترم مہمان خصوصی نے مکرم قمر شیراز صاحب صدر ربوہ چیپٹر کو شیلڈ دی۔ اختتامی دعا کے بعد یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مہمانان کو ظہرانہ دیا گیا۔

(رپورٹ: ایف شمس)

خدا تعالیٰ کا شکر اور دعا

بزبان حضرت اماں جان

ہے عجب میرے خدا میرے پہ احساں تیرا
کس طرح شکر کروں اے مرے سلطاں تیرا
ایک ذرہ بھی نہیں تو نے کیا مجھ سے فرق
میرے اس جسم کا ہر ذرہ ہو قرباں تیرا
سر سے پا تک ہیں الٰہی ترے احساں مجھ پر
مجھ پہ برسا ہے سدا فضل کا باراں تیرا
تو نے اس عاجزہ کو چار دیئے ہیں لڑکے
تیری بخشش ہے یہ اور فضل نمایاں تیرا
پہلا فرزند ہے محمود، مبارک چوتھا
دونوں کے بیچ بشیر اور شریفاں تیرا
تو نے ان چاروں کی پہلے سے بشارت دی تھی
تو وہ حاکم ہے کہ ٹلتا نہیں فرماں تیرا
تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا

(درثمین)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

قرآن مجید کی فضیلت اور آداب تلاوت

قرآن مجید کی شان اس ارشاد باری تعالیٰ سے ظاہر ہے کہ وہ انہ لقول فصل ہے۔(طارق: 15,14)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کتاب اللہ کو دیگر اور ناموں سے بھی موسوم کیا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ میزان، مہیمن، نور، شفاء، رحمت، الکتاب، قرآن کریم، کتاب مکنون، کتاب مسطور، الفرقان اور ذکر مبارک ہے۔

یہ تمام اسمائے گرامی قرآن مجید کی صوری اور معنوی حسن و جمال کو آشکار کرتے ہیں۔ قرآن شریف جو کہ خاتم الکتب ہے۔ اس کی ظاہری اور باطنی حفاظت کا ذمہ خود خالق کائنات نے انا نحن نزلنا (-) (حجر:10) کی صورت میں لیا ہے۔ یہ وعدہ حفاظت روز قیامت تک ممتد ہے۔

قرآن کریم کے نزول کی علت غائی ”ھدی للناس“ سے ”ھدی للمتقین“ کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے۔ انسان روحانی طور پر تقویٰ کے جس مقام پر کھڑا ہے۔ اس کتاب پاک کی سچی اتباع اسے تقویٰ اور ہدایت کے دیگر بلند مدارج کی راہنمائی ہمہ وقت کرتی رہتی ہے۔ گویا روحانی نقطہ ارتفاع کی جانب یہ مقدس کتاب نشان منزل ہے۔

کس سے اس نور کی ممکن ہو جہاں میں تشبیہ
وہ تو ہر بات میں ہر وصف میں یکتا نکلا

احادیث مبارکہ میں قرآن شریف کی فضیلت یوں بیان ہوئی ہے۔

روز حشر شفاعت کا وسیلہ

قرآن کریم سے سچی محبت اور پیروی سے انسان اس کی شفاعت کا سزاوار ٹھہراتا ہے۔ حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن پڑھو۔ یقیناً یہ قیامت کے دن تمہاری شفاعت کرنے والا ہوگا۔

(مسلم بحوالہ ریاض الصالحین باب فضل قراءت القرآن)

بہترین انسان

جو شخص قرآن مجید کے علم و تعلم میں مشغول کار ہے۔ وہ بہترین انسانوں کے زمرہ میں داخل ہے۔ جیسا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ تم میں بہترین وہ شخص ہے جو خود قرآن سیکھے اور پھر دوسروں کو پڑھائے۔(بخاری)

قابل رشک انسان

حسد اگرچہ ایک قابل تحسین فعل نہیں مگر قرآن شریف کے معاملہ میں اسے جائز قرار دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ دو آدمیوں کے سوا حسد جائز نہیں ہے۔ ایک وہ شخص جسے قرآن آتا ہے اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مصروف رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے اور وہ اسے رات دن خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔

ویران گھر

ویران گھر کی خستہ حالی عبرت انگیز ہوتی ہے اور سبق آموز بھی۔ کیونکہ اس میں زینت خانہ کے تمام سامان زاویۂ عدم رکھتے ہیں۔ بعینہٖ اگر ایک آدمی کا صحن سینہ نور قرآن سے منور نہیں۔ اس کے حافظہ میں قرآن مجید کی آیات کی شمع روشن نہیں تو وہ بھی ویرانہ کی مانند ہے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ”وہ شخص جس کے سینہ میں قرآن نہیں وہ ویران گھر کی مانند ہے“۔ (ترمذی)

آداب تلاوت

قرآن مجید جو کہ ایک بابرکت کتاب الٰہی ہے اور جس کے اندر ”بہار جاوداں“ کے موسم موجود ہیں۔ وہ متقاضی ہے کہ آداب تلاوت کے زیور سے آراستہ بھی ہو۔ خود اس کتاب اللہ نے ان آداب کو بیان بھی کر دیا ہے جو حسب ذیل ہیں۔

تلاوت سے قبل استعاذہ

انسان کے ساتھ دو داعی مستقل لازم فطرت ہیں۔ ایک داعی الی الخیر اور دوسرا داعی الی الشر۔ داعی الی الشر بدی کی تحریکوں کو جنم دینے میں جتا رہتا ہے۔ اس پر غلبہ پانا عبودیت کی غرض و غایت ہے۔ وساوس سے خلاصی پانا تاکہ توجہ مقصد حقیقی کی طرف قائم رہے۔ ضروری ہے کہ ایسا اکسیر نسخہ ہو جو تیر ہدف کا کام دے سکے۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور اس کے مضامین کو فہم وادراک کا آئینہ بنانا اس امر کو چاہتا ہے کہ داعی الی الشر کو دفع کیا جائے۔ چنانچہ قرآن حکیم کی تلاوت سے قبل یہ حکم دیا گیا ہے۔

پس جب تو قرآن پڑھے تو دھتکارے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ۔(سورۃ نحل:99) یعنی تعوذ پڑھنا چاہئے۔

طہارت

فرقان حمید کی تلاوت سے قبل ظاہری و باطنی پاکیزگی شامل حال ہونی لازم ہے۔ کیونکہ فیض و برکات اور معارف قرآنی کا گہرا تعلق اور واسطہ ہے۔ بلکہ اسے شرط لازم قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔ ترجمہ کوئی اسے چھو نہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔ (الواقعہ:80)

تلاوت کے وقت خاموشی

جب دوسرے قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہوں یا تلاوت ہو رہی ہو۔ تو آداب تلاوت میں یہ چیز شامل ہے کہ اسے نہایت خاموشی سے سنا جائے۔ کارہائے دیگر پر توجہ نہ ہو۔ حکم خداوندی ہے۔

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(اعراف:205)

تلاوت قرآن پاک کا بہترین وقت

صبح کے وقت قرآن کریم کی تلاوت کو افضل قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہی ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔ (بنی اسرائیل:79)

خوش الحانی سے تلاوت کرنا

قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھنا بھی آداب تلاوت میں شامل ہے۔ قرآن مجید میں

اور قرآن کو خوب نکھار کر پڑھ (مزمل:5)

کی ہدایت کی گئی ہے۔ خوش الحانی سے قرآن مجید کی تلاوت کرنا روح اور ماحول پر خوشگوار اثر مرتب کرتا ہے۔ حضرت نبی اکرم ﷺ اسی ضمن میں برنگ وعید فرماتے ہیں جس نے خوش الحانی سے قرآن نہ پڑھا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔(ابوداؤد)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں خوش الحانی سے قرآن شریف پڑھنا بھی عبادت ہے۔

(الحکم 24 مارچ 1903ء)

تلاوت قرآن مجید کے طریق

قرآن مجید کے افضال و انوار اور معارف و لطائف اور حقائق و دقائق سے آگہی کے لئے ضروری ہے کہ اس طریق پر گامزن ہوا جائے جو ان مقاصد کے حصول میں ممد و معاون ہے۔ حضرت مسیح موعود اس باب میں یوں چراغ راہ بنتے ہیں۔

حقائق و معارف پر اطلاع پانا

آپ فرماتے ہیں۔

قرآن شریف کی تلاوت کی اصل غرض تو یہ ہے کہ اس کے حقائق اور معارف پر اطلاع ملے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ قرآن شریف میں ایک عجیب و غریب اور سچا فلسفہ ہے۔ اس میں ایک نظام ہے جس کی قدر نہیں کی جاتی۔ جب تک نظام اور ترتیب قرآن کو مدنظر نہ رکھا جاوے اور اس پر پورا غور نہ کیا جاوے۔ قرآن شریف کے اغراض پورے نہ ہوں گے۔ (الحکم 31 مارچ 1901ء ص3 کالم1)

تقویٰ شعاری اختیار کرنا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف کی تعریف میں فرماتا ہے ھدی للمتقین۔ قرآن بھی انہی لوگوں کی ہدایت کا موجب ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔ ابتداء میں قرآن کے دیکھنے والوں کا تقویٰ یہ ہے کہ جہالت اور حسد اور بخل سے قرآن شریف کو نہ دیکھیں بلکہ نور قلب کا تقویٰ ساتھ لے کر صدق نیت سے قرآن شریف کو پڑھیں۔(الحکم 31/اگست 1901ء ص13 کالم3)

کلام اللہ خیال کرنا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن شریف کو ایک معمولی کتاب سمجھ کر نہ پڑھو بلکہ اس کو خدا تعالیٰ کا کلام سمجھ کر پڑھو۔

(الحکم 24 جون 1902ء ص2 کالم1)

دوسروں سے معارف قرآنی دریافت کرنا

جو علمی ترقی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ قرآن شریف کو غور سے پڑھے۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے دریافت کرے۔ اگر بعض معارف سمجھ نہ سکے تو دوسروں سے دریافت کر کے فائدہ پہنچائے۔

(الحکم 17 جولائی 1902ء ص5)

دعا کے مقام پر دعا کرنا

انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے۔ جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا تعالیٰ سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی...... دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ اپنی طرف سے الحاق کی کیا ضرورت ہے۔ ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے کہ فلاں راہ سے اگر سورۃ یٰسٓ پڑھو گے تو

برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 519)

تدبر وفکر سے پڑھنا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

قرآن شریف تدبر و فکر اور غور سے پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے (-) یعنی بہت ایسے قرآن کے قاری ہوتے ہیں۔ جن پر قرآن کریم لعنت بھیجتا ہے۔ جو شخص قرآن پڑھتا اور اس پر عمل نہیں کرتا اس پر قرآن مجید لعنت بھیجتا ہے۔ تلاوت کرتے وقت جب قرآن کریم کی آیت رحمت پر گزر ہو تو وہاں خداتعالیٰ سے رحمت طلب کی جائے اور جہاں کسی قوم کے عذاب کا ذکر ہو تو وہاں خداتعالیٰ کے عذاب سے خداتعالیٰ کے آگے پناہ کی درخواست کی جاوے اور تدبر اور غور سے پڑھنا چاہئے اور پھر اس پر عمل کیا جاوے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 157)

معلم قرآن کی ضرورت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

قرآن تمہارا محتاج نہیں۔ پر تم محتاج ہو کر قرآن کو پڑھو سمجھو اور سیکھو۔ جبکہ دنیا کے معمولی کاموں کے واسطے تم استاد پکڑتے ہو تو قرآن شریف کے واسطے استاد کی ضرورت کیوں نہیں۔ کیا بچہ ماں کے پیٹ سے نکلتے ہی قرآن پڑھنے لگے گا۔ بہر حال معلم کی ضرورت ہے۔ (الحکم 10 راگست 1907ء ص 5 کالم 2)

تاثیرات قرآن مجید

قرآن کریم اپنے اندر عجیب تاثیرات روحانیہ اپنے اندر رکھتا ہے جو اپنے پیروکاروں کو اخلاق حسنہ اور کمالات عظیمہ سے متصف کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔ ''قرآن شریف صرف اتنا ہی نہیں چاہتا کہ انسان ترک شر کر کے سمجھ لے کہ بس اب میں صاحب کمال ہوگیا۔ بلکہ وہ تو انسان کو اعلیٰ درجہ کے کمالات اور اخلاق فاضلہ سے متصف کرنا چاہتا ہے تاکہ اس سے ایسے اعمال وافعال سرزد ہوں جو بنی نوع کی بھلائی اور ہمدردی پر مشتمل ہوں اور ان کا نتیجہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جاوے۔

تاثیرات قرآن مجید کی مثالیں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں بکثرت ملتی ہیں۔ ان میں سے چند پیش ہیں۔

حضرت عمرؓ بن خطاب جب گھر سے آنحضرت ﷺ کے ارادہ قتل (نعوذ باللہ) کے لئے نکلے اور راستہ میں معلوم ہوا کہ بہن اور بہنوئی بھی مشرف بہ اسلام ہو چکے ہیں تو واپس لوٹے اور ان کی جسمانی اذیت ان کے پائے ثبات میں لغزش پیدا نہ کرسکی تو قرآن مجید کی چند آیات جب سنیں تو ان کا دل نور ایمان سے لبریز ہوگیا۔ (اصابہ۔ تذکرہ حضرت عمرؓ)

حضرت ابوذر غفاریؓ نے جب اپنے بھائی سے قرآن کریم کے معجزانہ اثر کا ذکر سنا تو بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے اور صدق دل سے مسلمان ہو گئے۔

(مسلم۔ فضائل ابوذرؓ)

حضرت طفیل بن عمرو دوسیؓ نے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے جب قرآن مجید سنا تو بے اختیار مسلمان ہو گئے۔ (طبقات ابن سعد تذکرہ حضرت طفیلؓ)

حضرت خالد العدوانیؓ نے حضرت نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے جب یہ آیت سنی۔ والسماء والطارق تو پوری سورۃ یاد کر لی اور مسلمان ہو گئے۔

قرآن مجید کی تلاوت کا شوق وشغف صحابہ کرامؓ میں عشق کا رنگ رکھتا تھا۔ وہ بلاناغہ اس کی تلاوت کرتے تھے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

صحابہ کرامؓ کا تلاوت کا طریق یہ تھا کہ انہوں نے اپنی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا۔ ایک نئے صحابیؓ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ ایک ٹکڑے میں کتنی سورتیں شامل تھیں۔ جواب ملا تین، پانچ، سات، نو، گیارہ، تیرہ اور آخری حصہ کی تمام چھوٹی سورتیں ایک ٹکڑے میں شامل تھیں۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

ایک روز صحابہ کرامؓ محو تلاوت تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تو فرمایا خدا کا شکر ہے۔ اللہ کی کتاب ایک ہے اور تم میں سرخ وسفید اور سیاہ ہر قسم کے لوگ ہیں۔ (ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ)

صحابہ کرامؓ قرآن مجید کی اس سوز اور خوش الحانی سے تلاوت کرتے تھے کہ سننے والوں پر محویت کا عالم طاری ہو جاتا تھا۔ خوش الحانی سے تلاوت کو سننا صحابہ کرامؓ کا شیوہ تھا۔ ایک رات حضرت عائشہؓ دیر سے کاشانہ نبوت میں آئیں تو حضرت رسول مقبول ﷺ نے تاخیر کا سبب پوچھا تو کہا۔ ایک صحابیؓ ایسی تلاوت کر رہے تھے جو میں نے کبھی نہیں سنی۔ آپ بھی حضرت عائشہؓ کے ساتھ ہوئے۔ یہ صحابی حضرت سالم مولی بن ابی حذیفہؓ تھے۔ دیکھ کر فرمایا خدا کا شکر ہے میری امت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔

(سیر الصحابہؓ ج 5 ص 107)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اور ان کے قبیلے کو قرآن مجید خوش الحانی سے پڑھنے میں خاص وصف حاصل تھا۔ رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ قبیلہ اشعری کے لوگوں کی قرآن خوانی سے ہی ان کی جائے رہائش کو جان جاتا ہوں۔ (مسلم کتاب الفضائل الاشعرین)

مصائب وآلام میں بھی قرآن مجید ہی ان (صحابہ کرامؓ) کا سرمایہ تسکین ہوتا تھا۔ حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت اس وقت ہوئی جب وہ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف تھے اور ان کے خون کے قطرے قرآن مجید کی اس آیت پہ گرے۔ فسیکفیکم اللّٰہ

(استیعاب تذکرہ عثمانؓ بن عفان)

قرآن مجید حفظ کرنے کا شوق صحابہ کرامؓ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔ غزوہ بئر معونہ میں جو ستر صحابہؓ شہید ہوئے وہ سب کے سب قراء کہے جاتے تھے۔

ایک مرتبہ قبیلہ اوس اور خزرج میں مفاخرت ہوئی۔ تو قبیلہ اوس کے لوگوں نے کہا ہم میں حنظلہؓ بنی عامر ہیں جن کو ملائکہ نے غسل دیا تھا۔ ہم میں عاصمؓ بن ثابت ہیں۔ جن کے جسد کو بھڑوں نے کفار کی دست برد سے بچایا۔ ہم میں سعد بن معاذؓ ہیں جن کی وفات پر عرش الٰہی ہل گیا۔ ہم میں خزیمہ بن ثابتؓ ہیں جن کی شہادت کو آنحضرت ﷺ نے دو شہادتوں کے برابر قرار دیا ہے۔ اس پر قبیلہ خزرج کے لوگ جواب میں بولے ہم میں چار شخص ہیں۔ جنہوں نے زمانہ رسالت میں قرآن حفظ کر لیا تھا اور وہ ہیں حضرت ابی ابن کعبؓ، حضرت معاذ بن جبلؓ، حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت ابوزیدؓ۔ (اسد الغابہ تذکرہ حضرت ابوزیدؓ)

جنگ یمامہ میں بکثرت حفاظ شریک ہوئے تھے۔ ان کے شہید ہونے پر حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو جمع قرآن کی تحریک فرمائی۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

حضرت مسیح موعود قرآن مجید کے ظاہری و باطنی اوصاف حسنہ اور اعلیٰ کمالات کو اپنے منظوم کلام میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

ہست فرقاں آفتاب علم و دیں
تا بر ندت از گماں سوئے یقیں

(براہین احمدیہ حصہ سوم جلد 1 ص 160)

ترجمہ: قرآن مجید علم اور دین کا سورج ہے تاکہ تجھے شک سے یقین کی طرف لے جائے۔

ہست فرقان مبارک از خدا طیب شجر
نو نہال و نیک بود و سایہ دار و پُر ز بر

ترجمہ: قرآن پاک خدا کی طرف سے ایک پاکیزہ درخت ہے جو نونہال اور نیک اصل والا اور سایہ دار پھلوں سے لدا ہوا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 612)

قرآں خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن نا تمام ہے

(اردو درثمین)

اور بیشک خداتعالیٰ کی کتاب معرفت کا دریا ہے اور ہم اس میں شیریں چشمے پاتے ہیں۔

(کرامات الصادقین)

اللہ تعالیٰ برکات قرآنی سے دلوں کو روشن اور منور کرے۔ آمین

کیا لکھوں تعریف تیری مجھ میں یہ طاقت نہیں

یوں تو ممکن ہی نہیں میرے گناہوں کا شمار
پھر بھی ہے امید رحمت اے مرے پروردگار

تو ہے آقا تو ہے مولا، وحدہٗ اور لاشریک
تو ہے خالق دو جہاں کا سب ترے خدمت گزار

چاند اور سورج میں تیرے نور کی ہے روشنی
تیری قدرت پر ہیں شاہد یہ ستارے بے شمار

تیرے فضلوں کی ہے بارش ہر طرف مولا کریم!
میں ہی کم مایہ ہوں اور دامن بھی میرا تار تار

کیا لکھوں تعریف تیری مجھ میں یہ طاقت نہیں
تیرے الطاف و کرم ہیں مجھ پہ بیروں از شمار

انور ندیم علوی

مکرم محمد افضل متین صاحب

وصیت کا عظیم الشان نظام

بہشتی مقبرہ کا قیام

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو کشف کی حالت میں بہشتی مقبرہ کے لئے ایک جگہ دکھائی۔ آپ فرماتے ہیں:

''مجھے ایک جگہ دکھلائی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک، معرض التواء میں رہی اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 316)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں کے ماتحت دسمبر 1905ء کے آخر میں بہشتی مقبرہ کا قیام عمل میں آیا۔

مؤثر نظارہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''عجیب موثر نظارہ ہو گا جو زندگی میں ایک جماعت تھے مرنے کے بعد بھی ایک جماعت ہی نظر آئے گی یہ بہت ہی خوب ہے جو پسند کریں وہ پہلے سے بندوبست کر سکتے ہیں کہ یہاں دفن ہوں۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص 586)

اغراض ومقاصد

نظام وصیت کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی دین (۔) اور اشاعت علم قرآن وکتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا اور اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت (۔) کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت (۔) میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو ان کے جانشین ہوں گے ان کا بھی یہی فرض ہوگا کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جائے۔ یہ مت خیال کرو کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اسی قادر کا ارادہ ہے جو زمین وآسمان کا بادشاہ ہے۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 319)

حضرت مصلح موعود اس ضمن میں فرماتے ہیں۔

جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا تو صرف............ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ............ کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جاوے گا اور دکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا انشاء اللہ یتیم بھیک نہ مانگے گا بیبیوں لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گا بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی، جوانوں کی باپ ہوگی، عورتوں کا سہاگ ہو گی اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا اور نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر ہوگا۔ (نظام نو)

نظام وصیت کے ذریعہ دین کی حفاظت

دشمنان دین کی مخالفانہ کوششوں اور ان کی طرف سے کئے جانے والے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ایسی حالت اور صورت میں اس نے ارادہ فرمایا ہے کہ......... چہرہ پر سے وہ تاریک حجاب ہٹا دے اور اس کی روشنی سے دلوں کو منور کرے اور ان بے جا اتہامات اور حملوں سے جو آئے دن مخالف اس پر لگاتے اور کرتے ہیں اسے محفوظ کیا جائے اس غرض سے یہ سلسلہ اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ چاہتا ہے کہ.......... اپنا نمونہ دکھاویں یہی وجہ ہے جو میں نے پسند کیا ہے کہ ایسے لوگ جو اشاعت (۔) کا جوش دل میں رکھتے ہیں اور جو اپنے صدق اور اخلاص کا نمونہ دکھلا کر فوت ہوں اور اس مقبرہ میں دفن ہوں ان کی قبروں پر ایک کتبہ لگا دیا جاوے جس میں اس کے مختصر سوانح ہوں اور اس اخلاص ووفا کا بھی کچھ ذکر ہو جو اس نے اپنی زندگی میں دکھایا تا جو لوگ اس قبرستان میں آویں اور کتبوں کو پڑھیں ان پر ایک اثر ہو اور مخالف قوموں پر بھی ایسے صادقوں اور راستبازوں کے نمونے دیکھ کر ایک خاص اثر پیدا ہو۔''

(ملفوظات جلد چہارم ص 617)

اس انتظام کو بدعت خیال نہ کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں اور کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دے گی، بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔''

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 321)

نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور مر کر اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سال آئندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا اور کون آگے چلا جائے گا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پھر کس قدر بدقسمتی ہو گی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ (۔) تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئے گا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اس نے تمہیں موقعہ دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے، ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہو گی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔ عرصہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا تھا کہ ایک بہشتی مقبرہ ہوگا۔ گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں اور ارادہ میں جنتی ہیں۔ پھر اس کے متعلق الہام ہوا۔(۔) (یعنی) اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو۔ کیا عمدہ موقعہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 616)

اس ضمن میں حضرت اقدس مزید فرماتے ہیں کہ:۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہہ بالا کر دے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث، دیکھو میں بہت قریب عذاب کی تمہیں خبر دیتا ہوں کہ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔

(الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 328)

مومن اور منافق میں تمیز

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بناویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں اور اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 327)

ہر کتبہ جماعت کی تاریخ ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

میں اس کو پسند کرتا ہوں اور یہ بدعت نہیں کہ قبروں پر کتبے لگائے جاویں اس سے عبرت ہوتی ہے اور ہر کتبہ جماعت کی تاریخ ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 587)

صلحاء کے پہلو میں دفن ہونا بھی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جو لوگ صالح معلوم ہوں ان کی قبریں دور نہ ہوں، ریل نے آسانی کا سامان کر دیا ہے............ صلحاء کے پہلو میں دفن بھی ایک نعمت ہے۔ حضرت عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ مرض الموت میں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہلا بھیجا کہ آنحضرت ﷺ کے پہلو میں جو جگہ ہے انہیں دی جاوے۔ حضرت عائشہؓ نے ایثار سے کام لے کر وہ جگہ ان کو دے دی تو فرمایا (۔) یعنی اس کے بعد مجھے کوئی غم نہیں جب کہ میں آنحضرت ﷺ کے روضہ میں مدفون ہوں مجاورت بھی خوشحالی کا موجب ہوتی ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 586-587)

بہشتی مقبرہ کے لئے دعائیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 316، 317)

حضور انور کی خواہش

پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

''میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جب خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے 100 سال ہو جائیں تو دنیا کے ہر ملک، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، چندہ دہندہیں ان میں سے کم از کم 50% تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہو گا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر دے رہی ہو گی، شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہو گی۔

آپ مزید فرماتے ہیں۔

اور اس نظام میں شامل ہونے سے یاد رکھیں کہ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ ایسے لوگ شامل ہونے چاہئیں آپ نے فرمایا کہ انجام بخیر کی فکر کرنے اور عبادات بجا لانے والے جو زمانہ ہے وہ جوانی کا زمانہ ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے اس لئے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی صف دوم جو ہے اور لجنہ اماء اللہ کو اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے کیونکہ ستر پچھتر سال کی عمر کو پہنچ کر جب قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ہوں تو وصیت تو اس وقت بچا کھچا ہی ہے جو پیش کیا جاتا ہے۔ تو امید ہے کہ احمدی خواتین بھی اور نوجوان بھی اس سلسلہ میں بھرپور کوششیں کریں گے اور اپنے ساتھ ساتھ اپنے عورتوں کو خاص طور پر میں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوششیں کریں گے۔''

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء)

مکرم ایم اے لطیف شاہد صاحب

جماعت احمدیہ کی امتیازی شان۔ قبولیت دعا

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے تعلق باللہ کے نمونے

احمدیہ بیت الذکر اسلام آباد کے دفاتر میں روزانہ 11 بجے قبل دوپہر چائے کا وقفہ ہوتا ہے اس میں مکرم منیر احمد فرخ صاحب امیر جماعت اسلام آباد اور ان کی عاملہ کے ممبران جو اپنے شعبہ کا کام کرنے آئے ہوئے ہوتے ہیں وہ سب اس چائے کے وقفہ میں آ کر مل بیٹھتے ہیں اور بعض دفعہ بہت اچھی گفتگو چل نکلتی ہے۔ ایک روز مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ احمدیوں کے اخلاق عام لوگوں سے اعلیٰ اور مختلف ہوتے ہیں۔ ایک احمدی ٹریفک پولیس انسپکٹر نے موٹروے پر ایک تیز رفتار گاڑی کو روک کر چالان کرنا چاہا۔ گاڑی والا بہت ہی منت سماجت کرنے لگا۔ انسپکٹر صاحب نے اس کو نہایت عزت سے ایک کرسی پر بٹھایا اور چائے پلائی اس طرح آدھا گھنٹہ گزر گیا۔ تب اس کو جانے دیا اور اس کو بتایا کہ تم تیز جا رہے تھے اب آدھا گھنٹہ میں نے تمہیں بطور سزا یہاں بٹھا لیا ہے اب تم جا سکتے ہو۔ آئندہ احتیاط کریں ہم آپ کی ہی حفاظت کے لئے ڈیوٹی دے رہے ہیں۔

پھر باتوں کا رخ قبولیت دعا کے واقعات کی طرف مڑ گیا اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کا ذکر آیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنا ایک واقعہ سنایا کہ B.Sc. Engg. کے سالانہ فائنل امتحان میں ان کا D C Machines کا پرچہ بہت خراب ہوا اس میں کامیابی بالکل ناممکن تھی۔ زیادہ تر سوالات نصاب سے باہر تھے۔ ان کے اندازے کے مطابق 16 فیصد نمبر کی توقع تھی اور اس پرچہ میں کمپارٹ بھی نہیں آ سکتی تھی اور دوبارہ سارا امتحان دینا پڑتا تھا۔ سخت پریشانی کے عالم میں دوبارہ پڑھائی شروع کر دی۔ پوچھنے پر والدہ صاحبہ کو بتایا کہ ایک پرچہ بہت خراب ہو گیا ہے اس میں اتنے نمبر بھی نہیں آئیں گے کہ کمپارٹ آ جائے کیونکہ اس کے لئے کم از کم 25 فیصد ہونے چاہئیں جس کی امید کسی طرح ممکن نہ تھی والدہ صاحبہ ان کو لے کر لاہور سے ربوہ لے گئیں کچھ پھل راستہ سے لیا اور دعا کی خاطر حضرت مولانا راجیکی صاحب کے گھر واقع دارالرحمت غربی پہنچ گئے۔ مولانا گھر کے صحن میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ سے ملاقات ہوئی آنے کی وجہ بیان کی انہوں نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور پاس ہونے کی خوشخبری سنائی امیر صاحب کا کہنا تھا کہ مجھے یقین نہیں آیا کہ پرچہ اتنا خراب ہوا ہے پاس ہونا ممکن نہ تھا۔ یہی خیال آیا کہ مولوی صاحب نے ہمیں خوش کرنے کے لئے ایسا کہہ دیا ہے اس وقت ان کی دعا کی قبولیت کا اندازہ نہ تھا۔

چند دنوں کے بعد ان کے گھر لاہور رشتہ میں ماموں ظہور احمد کا نا کا چھا میں پولیس کے تھانیدار تھے ملنے آئے وہ احمدی نہ تھے۔ انہوں نے جاتے وقت پوچھا کہ انجینئرنگ کالج میں ایک پروفیسر جن کا نام احمد ہے جانتے ہو امیر صاحب نے بتایا کہ وہ ان کے D.C.Machines کے مضمون کے پروفیسر ہیں۔ تو وہ کہنے لگے کہ وہ میرے بہت پرانے دوست ہیں ہم علی گڑھ میں پڑھا کرتے تھے اور پاکستان بننے کے بعد ان سے ملاقات نہیں ہوئی میرا ان کو سلام کہنا، امیر صاحب نے سوچا کہ یہی پرچہ بہت خراب ہوا ہے کیوں نہ ان سے سفارش کروائی جائے ان کے کہنے پر وہ دونوں پروفیسر احمد کے گھر گئے۔ آمنا سامنا ہونے پر انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور پہچان کر گلے ملے۔ دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ چائے وغیرہ پی کر پروفیسر صاحب امیر صاحب سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ تمہارا پرچہ کیسا ہوا ہے یہ بتانے پر کہ اکثر سوال out of course تھے۔ وہ کہنے لگے کہ ایسا ہی ہے کیونکہ اس پرچہ میں تقریباً سب طالب علم فیل ہیں۔ یونیورسٹی کے اعلیٰ افسران نے وہ پرچے واپس کئے ہیں کہ اس طرح کالج کی بہت عزتی ہو گی اس لئے آپ نرمی کریں اور کچھ طالب علموں کو پاس کریں۔ اس طرح چار پانچ طالب علم پاس ہو گئے۔ پرچے پھر دوبارہ واپس آئے کہ اور نرمی کریں پھر چند اور طالب علم پاس کئے لیکن پرچے پھر تیسری دفعہ واپس آ گئے ۔اس طرح میں بھی پاس ہو گیا جو بظاہر ناممکن تھا۔

مکرم منیر احمد ڈار صاحب آف راولپنڈی نے بتایا کہ ان کی ہمشیرہ پشاور میں مقیم تھیں اور بچے کی ماں بننے والی تھیں۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ Situation بہت خراب ہے اور پیدائش کے وقت ماں یا بچے میں سے کسی ایک کی جان کو خطرہ ہے۔ ڈار صاحب اس وقت ربوہ میں تھے ان کو پیغام ملا کہ وہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس جائیں اور دعا کے لئے درخواست کریں۔ ڈار صاحب مولانا صاحب کو ملنے ان کے گھر گئے پتہ چلا کہ بازار تک گئے ہیں۔ وہاں ایک ہوٹل میں ملاقات ہو گئی۔ دعا کے لئے درخواست کی انہوں نے فوراً دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور خوشی کی خبر سنائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیدائش کے بعد دونوں ماں بچہ خیریت سے تھے۔ اس بچے کا نام وسیم احمد ڈار ہے اور وہ پاکستان آرمی سے بطور میجر ریٹائر ہوئے ہیں۔

خاکسار راقم الحروف نے بتایا کہ میری اہلیہ صاحبہ مسز ذکیہ لطیف بی اے کے امتحان کے وقت بیمار ہو گئیں طبیعت سخت خراب تھی اور اگلے دن پرچہ تھا ان کی والدہ ان کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کے پاس دعا کے لئے لے گئیں۔ حضرت مولانا نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بتایا کہ انشاء اللہ صحت ہو جائے گی اور امتحان میں کامیابی ہو گی اور ساتھ ہی بتایا کہ بچی کے دادا چوہدری بدردین مرحوم بھی یہاں میرے ساتھ بیٹھے تھے اور دعا میں شامل ہوئے۔ نتیجہ نکلنے پر ان کی کالج میں تھرڈ پوزیشن تھی۔

اس مجلس میں بیٹھے سب احباب جیسے مکرم وسیم احمد چیمہ صاحب مربی ضلع مکرم چوہدری محمود احمد بھلر، مکرم شریف احمد متو، مکرم ریٹائرڈ کیپٹن ایوب احمد ظہیر صاحب، سب نے تائید کی کہ ان کو بھی قبولیت دعا کا ذاتی تجربہ ہے۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کرام جیسے حضرت ابراہیم بقاپوری اور حضرت مختار احمد شاہجہان پوری کی قبولیت دعا کا ذاتی تجربہ ہے۔ اور یہی جماعت احمدیہ کو دنیا کی سب مذہبی جماعتوں پر فوقیت کا بیّن ثبوت ہے۔

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 92510 میں Morlai Kamara

ولد Pasorie Kamara قوم Timne پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت ...... ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد Morlai Kamara۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92511 میں Alie B.Kamara

ولد Morlai B.Kamara قوم Themne پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Alie B.Kamara۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrhaim Janjua

مسل نمبر 92512 میں

Santigie Thoronka

ولد John Thoronka قوم Lohok پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Santigie Thoronka۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92513 میں

Mohammad Bangura

ولد Idrissa قوم Tenine پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammed Bangura۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92514 میں

Hassana Kamara

ولد Abdulai Kamara قوم Temne پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hassan Kamara۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92515 میں Lansana Sherth

ولد Mustapha Sherth قوم Mandigo پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت 2007ء ساکن سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Lansana Sherth۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92516 میں

Yusuf S.Mansaray

ولد Saidu Mansaray قوم Mende پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yusuf S.Mansaray۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M. Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92517 میں Sulaiman Yusuf

ولد Yusuf قوم Mende پیشہ طالب علم عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sulaiman Yusuf۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92518 میں

Umar Morris Kamara

ولد Alimamy قوم Temne پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Umar Morris Kamara۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92519 میں Hassan A.Sankoh

ولد Alusine Sankoh قوم Thmene پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hassan A.Sankoh۔ گواہ شد نمبر 1 Muhammad M. Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92520 میں

Abubakar Kamara

ولد Sheikh Fuad قوم ..... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abubakar Kamara۔ گواہ شد نمبر 1 Muhamamd K.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92521 میں Ishmael Sesay

ولد Amadu Sesay قوم Loko پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le100000 ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishmael Sesay۔ گواہ شد نمبر 1 Muhamamd K.Kamara۔ گواہ شد نمبر 2 Ibrahim Janjua

مسل نمبر 92522 میں

Mohamed Foday Koroma

ولد Pa.Foday Koroma قوم Koroma پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان مالیتی -/Le1000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le852172 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohamed Foday Koroma۔ گواہ شد نمبر 1 Nuruldin Sesay۔ گواہ شد نمبر 2 آصف احمد خان

مسل نمبر 92523 میں Aminata Tempy

زوجہ Tempy Koroma قوم Sesay پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت 1998ء ساکن سیرالیون بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/Le100000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/Le50000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aminata Tempy Koroma۔ گواہ شد نمبر 1 Tempy۔ گواہ شد نمبر 2 آصف احمد خان

مسل نمبر 92524 میں ماریہ اقبال

بنت ظفر اقبال قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج

بتاریخ 15-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$30/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماریہ اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 محمد شریف۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال

مسل نمبر 92525 میں چوہدری رشید حسن

ولد چوہدری علی حسن (مرحوم) قوم آرائیں پیشہ ریٹائرڈ عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$1200/- ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری رشید حسن۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر محمود۔ گواہ شد نمبر 2 نوید عامر چوہدری

مسل نمبر 92526 میں طاہرہ رشید

زوجہ چوہدری رشید حسن قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 45 تولے مالیتی C$16650/-۔ اس وقت مجھے مبلغ C$150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ رشید۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر محمود۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالسمیع

مسل نمبر 92527 میں تیمور علی پاشا

ولد نسیم احمد قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان مالیتی C$322000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ C$6000/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تیمور علی پاشا۔ گواہ شد نمبر 1 ایاز احمد وڑائچ گواہ شد نمبر 2 چوہدری اختر ناصر احمد

مسل نمبر 92528 میں

Mahmud Mensah

ولد Kofi Mensah قوم...... پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$600/- ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mahmud Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری قمر

مسل نمبر 92529 میں وسیم احمد رشید

ولد عبدالرشید نعیم قوم جٹ ساہی پیشہ طالب علم عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی C$373000/- کا 1/3 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ C$150/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وسیم احمد رشید۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92530 میں محمد زاہد سرفراز

ولد محمد یوسف قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$1000/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد زاہد سرفراز۔ گواہ شد نمبر 1 محمد عثمان۔ گواہ شد نمبر 2 کاشف محمود دانش

مسل نمبر 92531 میں حنان احمد

ولد نعمان احمد قوم ورک پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$100/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حنان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نعمان احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اختر ناصر

مسل نمبر 92532 میں سارہ بشریٰ احمد

زوجہ نورالدین بشیر قوم...... پیشہ ٹیچر عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن C$13400/- (2) حق مہر بذمہ خاوند C$20000/- (3) مشترکہ رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا ہے کا 1/2 حصہ (میاں بیوی کا مشترکہ حصہ ہے)۔ اس وقت مجھے مبلغ C$3250/- ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سارہ بشریٰ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد طیب۔ گواہ شد نمبر 2 نورالدین بشیر

مسل نمبر 92533 میں نورالدین بشیر

ولد محمد بشیر قوم...... پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا ہے مالیتی 245K کا 1/2 حصہ (میاں بیوی کا مشترکہ حصہ ہے)۔ اس وقت مجھے مبلغ C$32000/- سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نورالدین بشیر۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالعلیم فاروقی۔ گواہ شد نمبر 2 ایاز وڑائچ

مسل نمبر 92534 میں شاہد محمود

ولد خالد محمود قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی زمین برقبہ 4 کنال واقع ضلع سیالکوٹ مالیتی 200000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$1600/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہد محمود بھلی۔ گواہ شد نمبر 1 منور محمود کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 2 عاصم محمود بھلی

مسل نمبر 92535 میں عمیرہ اعزاز زبیری

زوجہ اعزاز محمود زبیری قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند 50000/- روپے (2) طلائی زیور بوزن ساڑھے اٹھائیس تولے مالیتی C$8600/-۔ اس وقت مجھے مبلغ C$200/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عمیرہ اعزاز زبیری۔ گواہ شد نمبر 1 اعزاز محمود زبیری۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92536 میں نجیب کاہلوں

ولد عطاء اللہ فاضل قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-6-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی C$350000/-۔ اس وقت مجھے مبلغ C$1200/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نجیب کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف محمود دانش۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92537 میں شازیہ کاہلوں

زوجہ نجیب کاہلوں قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ 10000/- روپے (2) طلائی زیور بوزن 12 تولے مالیتی C$3600/- اس وقت مجھے مبلغ C$700/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف محمود دانش۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92538 میں ثمینہ بشریٰ

زوجہ چوہدری راشد احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیور مالیتی 70000/- روپے (2) طلائی زیور بوزن 42 تولے مالیتی C$11900/-۔ اس وقت مجھے مبلغ C$300/- ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمینہ بشریٰ۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری راشد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92539 میں حماد ضیاء

ولد چوہدری ضیاء اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 09-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی C$260000/- کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ C$1500/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل

صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حماد ضیاء۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف محمود دانش۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92540 میں ضیاء اللہ

ولد چوہدری اللہ دتہ قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ C$400/- ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ضیاء اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 مظفر محمود کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92541 میں رُشدہ احمد

زوجہ چوہدری منصور احمد کاہلوں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 05-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/10000 رُوپے (2) طلائی زیور بوزن 50 تولے مالیتی -/C$15000 (3) مشترکہ 5 عدد دکانیں 2 عدد گودام 10 مرلہ مکان واقع سانگلہ ہل کا 1/11 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/C$120 سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رُشدہ احمد۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف محمود دانش۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92542 میں نجمہ بانو کھوکھر

زوجہ عمر محمود احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$10000 (2) طلائی زیور بوزن 15 تولے مالیتی -/C$4500۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$500 ماہوار بصورت ملازمت پارٹ ٹائم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نجمہ بانو کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 1 عمر محمود احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92543 میں مبشر احمد مجید

ولد چوہدری عبد المجید قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 02-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2500 ماہوار بصورت ریٹائرڈ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مظفر محمود کاہلوں۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92544 میں سلیم اختر فرحان کھوکھر

ولد محمد اکرم کھوکھر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$400000 کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$4000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ 01-07-08 سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلیم اختر فرحان کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 1 ملک غلام احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منور محمود کاہلوں

مسل نمبر 92545 میں عمر احمد

ولد چوہدری شاہنواز قوم بندیشہ پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-06-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ مکان کا 2/7 حصہ واقع راولپنڈی (2) مشترکہ زرعی زمین کا 2/7 حصہ واقع تحصیل کبیر والہ ضلع خانیوال۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2800 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد نواز ناجی

مسل نمبر 92546 میں عطیۃ النصیر

زوجہ عمر احمد قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$10000 (2) طلائی زیور بوزن 15 تولے مالیتی -/C$5250۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیۃ النصیر۔ گواہ شد نمبر 1 شریف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد نواز ناجی

مسل نمبر 92547 میں مقبول ججہ

زوجہ ریاض ججہ قوم ججہ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم -/C$25000 (2) حق مہر وصول شدہ -/C$2000 (3) طلائی زیور بوزن 7 تولہ مالیتی -/C$2100 اس وقت مجھے مبلغ -/C$750 ماہوار بصورت ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مقبول ججہ۔ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد گواہ شد نمبر 2 خاور بشیر

مسل نمبر 92548 میں طاہر احمد

ولد چوہدری نذیر احمد قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1500 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طاہر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 محمد کلیم احمد

مسل نمبر 92549 میں سرفراز خان

ولد چوہدری سلطان احمد خان (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$390000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$3000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سرفراز خان۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد مبشر گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 92550 میں ولید سرور باجوہ

ولد سمیع اللہ باجوہ قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ولید سرور باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 عمران علوی

مسل نمبر 92551 میں فرقان شاہین

ولد ادریس شاہین قوم ...... پیشہ ریسرچ طالب علم عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فرقان شاہین۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ عبد المنان گواہ شد نمبر 2 حارث چیمہ

مسل نمبر 92552 میں چوہدری انور علی

ولد چوہدری انوار احمد قوم راجپوت پیشہ ریٹائرڈ عمر 90 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1100 ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری انور علی۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ عبد المنان۔ گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد مبشر

مسل نمبر 92553 میں رخسانہ مختار

زوجہ مختار احمد قوم جاٹ پیشہ خانہ داری عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/500000 روپے (2) طلائی زیور بوزن $37\frac{1}{2}$ تولے مالیتی -/C$14250 اس وقت مجھے مبلغ -/C$300 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ رُخسانہ مختار۔ گواہ شد نمبر 1 مختار احمد گواہ شد نمبر 2 محمد نواز باجوہ

مسل نمبر 92554 میں

Sammer Anis Mian

زوجہ Anwar Raja قوم میاں پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-09-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$2250 (2) طلائی زیور بوزن 30 تولے مالیتی -/C$9000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی

جاوے۔ الامتہ۔ Sammer Anis Mian۔ گواہ شد نمبر 1 انور راجہ۔ گواہ شد نمبر 2 Samer Choudhary

مسل نمبر 92555 میں انور راجہ

ولد راجہ محمد اسلم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-09-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$390000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$4800 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انور راجہ۔ گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد طیب

مسل نمبر 92556 میں شاہد احمد مرزا

ولد محمد احمد مرزا قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$25000 سالانہ بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شاہد احمد مرزا۔ گواہ شد نمبر 1 رفیق چوہدری۔ گواہ شد نمبر 2 منور احمد

مسل نمبر 92557 میں ساجد عابد

ولد غلام احمد عابد قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ساجد عابد۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد عابد۔ گواہ شد نمبر 2 راشد احمد

مسل نمبر 92558 میں شازیہ روحی منگلا

زوجہ منصور احمد صابر قوم منگلا پیشہ خانہ داری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$5000 (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالیتی -/C$3000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شازیہ روحی منگلا۔ گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد صابر

مسل نمبر 92559 میں نازیہ کوثر

زوجہ ناصر احمد قوم منج پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$637 ماہوار بصورت ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نازیہ کوثر۔ گواہ شد نمبر 1 عارف احمد گواہ شد نمبر 2 ملک مظفر احمد

مسل نمبر 92560 میں عرفان احمد باجوہ

ولد داؤد احمد باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان کا 1/3 حصہ جو بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$350000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1800 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عرفان احمد باجوہ۔ گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 منصور احمد چغتائی

مسل نمبر 92561 میں محمد احسن نور الدین اشرف

ولد محمد اشرف قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$360000 کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$14000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد احسن نور الدین اشرف۔ گواہ شد نمبر 1 سید مبشر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود

مسل نمبر 92562 میں صائمہ شہزادی

زوجہ آصف احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-01-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/40000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 30 تولے مالیتی -/C$9000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ شہزادی۔ گواہ شد نمبر 1 آصف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 ملک خالد محمود

مسل نمبر 92563 میں منور احمد

ولد محمد علی (مرحوم) قوم بھٹی پیشہ سوشل ویلفیئر عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-04-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$560 ماہوار بصورت سوشل ویلفیئر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 شفقت محمود

مسل نمبر 92564 میں خلیفہ عبد الحفیظ

ولد خلیفہ عبد المنان قوم غوری مغل پیشہ کاروبار عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-06-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان واقع کینیڈا جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$550000 (2) کمرشل فلیٹ واقع کینیڈا جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے مالیتی -/C$500000 (3) E 17 عسکری اپارٹمنٹ کلفٹن کراچی کینٹ مالیتی -/5000000 روپے (4) کمرشل پلاٹ واقع لاہور برقبہ 4 مرلے مالیتی -/10000000 روپے (5) پلاٹ برقبہ 10 مرلے واقع واپڈا کالونی لاہور مالیتی -/3000000 روپے (6) پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع واپڈا کالونی لاہور مالیتی -/3000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$5000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خلیفہ عبد الحفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 کوثر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 توقیر احمد

مسل نمبر 92565 میں امتل الرشید

زوجہ خلیفہ عبد الحفیظ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-06-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 30 تولے مالیتی -/C$6000 اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت......مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتل رشید۔ گواہ شد نمبر 1 کوثر احمد گواہ شد نمبر 2 توقیر احمد

مسل نمبر 92566 میں امتہ اللطیف

زوجہ ملک فضل محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/40000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 13 تولے مالیتی -/C$3900 اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ اللطیف۔ گواہ شد نمبر 1 ملک خالد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 ملک فضل محمود

مسل نمبر 92567 میں ناصر محمود

ولد چوہدری اللہ بخش صادق قوم راجپوت پیشہ ڈرائیونگ عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا ہے مالیتی -/C$2,82,000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2500 ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ناصر محمود۔ گواہ شد نمبر 1 رحمٰن مسعود مہار۔ گواہ شد نمبر 2 عبد الجبار مسعود ملہی

مسل نمبر 92568 میں ناصرہ نگہت محمود

زوجہ ناصر محمود قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے (2) طلائی زیور بوزن -/154.59 گرام مالیتی -/C$4400۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناصرہ نگہت محمود۔ گواہ شد نمبر 1 ناصر محمود۔ گواہ شد نمبر 2 عبد الجبار مسعود ملہی

مسل نمبر 92569 میں علی شوکت

ولد چوہدری عطاء اللہ قوم دھاریوال پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر

بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔علی شوکت۔گواہ شدنمبر 1 ندیم اسلم ارشد۔ گواہ شدنمبر 2 چوہدری منور اسلم

مسل نمبر 92570 میں عصمت طاہرہ

زوجہ عطاء العلیم چیمہ قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/28000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 1 تولہ مالیتی -/C$375۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عصمت طاہرہ۔گواہ شدنمبر 1 ظفر احمد گواہ شدنمبر 2 محمد زبیر منگلا

مسل نمبر 92571 میں عمر حیات سدھو

ولد چوہدری فضل احمد سدھو قوم سدھو پیشہ ڈرائیونگ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 28-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2400 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عمر حیات سدھو۔گواہ شدنمبر 1 ظفر احمد۔گواہ شدنمبر 2 آفتاب چٹھہ

مسل نمبر 92572 میں عمر نصرت

زوجہ عمر حیات سدھو قوم ملک اعوان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-06-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 30 تولے مالیتی -/C$11250 اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عمر نصرت۔گواہ شدنمبر 1 ظفر احمد۔گواہ شدنمبر 2 آفتاب احمد چٹھہ

مسل نمبر 92573 میں رشیدہ مبشر

زوجہ مبشر احمد عارف قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 13.50 تولے مالیتی -/C$5400 (3) نقد رقم -/C$5000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔رشیدہ مبشر۔گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد عارف۔گواہ شدنمبر 2 وقار عظیم چوہدری

مسل نمبر 92574 میں عبدالسلام

ولد عبدالغنی قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1500 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالسلام۔گواہ شدنمبر 1 فواد احمد۔ گواہ شدنمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 92575 میں بشریٰ سلام

زوجہ عبدالسلام قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$2000 (2) طلائی زیور بوزن 18 تولے مالیتی -/C$7200۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔بشریٰ سلام۔گواہ شدنمبر 1 اعجاز احمد گواہ شدنمبر 2 عبدالسلام

مسل نمبر 92576 میں عائشہ جمیل خان

زوجہ جمیل احمد خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالیتی -/C$4000 (2) حق مہر وصول شدہ -/C$1000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$600 ماہوار بصورت پارٹ ٹائم ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔عائشہ جمیل خان۔گواہ شدنمبر 1 جمیل احمد خان۔گواہ شدنمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 92577 میں عظمت بھٹی

ولد حامد لطیف بھٹی قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-10-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا ہے مالیتی -/C$320000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$5000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عظمت بھٹی۔گواہ شدنمبر 1 نعیم احمد۔گواہ شدنمبر 2 شریف احمد

مسل نمبر 92578 میں محمد اقبال باجوہ

ولد محمد امین باجوہ قوم باجوہ پیشہ ڈرائیونگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-01-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) 38.5 کنال زرعی اراضی واقع 312/JB تحصیل گوجرہ (2) 5 مرلہ مکان واقع ربوہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$2000 ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد اقبال باجوہ۔گواہ شدنمبر 1 خواجہ امتیاز احمد۔گواہ شدنمبر 2 مرزا زکریا

مسل نمبر 92579 میں امتہ الصبور

زوجہ رفیع احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 17 تولے مالیتی -/C$6000 (2) حق مہر بذمہ خاوند -/C$12000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔امتہ الصبور۔گواہ شدنمبر 1 رفیع احمد گواہ شدنمبر 2 ناصر احمد خان

مسل نمبر 92580 میں ربیقہ انیس

زوجہ انیس مجید قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ساڑھے پندرہ تولے مالیتی -/C$4800 (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 روپے (3) 1 عدد اپارٹمنٹ واقع کینیڈا کا 1/2 حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ربیقہ انیس۔گواہ شدنمبر 1 محمد اقبال۔ گواہ شدنمبر 2 انیس مجید

مسل نمبر 92581 میں عبداللطیف

ولد اللہ بیلی قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 64 سال بیعت 1960ء ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان واقع چونڈہ (2) بلڈنگ سکول واقع چونڈہ (3) پلاٹ برقبہ 400 گز واقع گلشن مہران کراچی (4) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1168 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ -/200000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبداللطیف۔گواہ شدنمبر 1 محمد اقبال جٹ۔گواہ شدنمبر 2 سید سلیم احمد

مسل نمبر 92582 میں یاسمین طاہرہ

زوجہ نصیر احمد قوم مان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 25-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے (2) طلائی زیور بوزن اڑھائی تولے مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$150 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔یاسمین طاہرہ۔گواہ شدنمبر 1 نصیر احمد گواہ شدنمبر 2 ناصر احمد شیخ

مسل نمبر 92583 میں سید حسان جنود

ولد سید جنود احمد ضیاء قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 06-03-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔سید حسان جنود۔گواہ شدنمبر 1 عبدالحمید وڑائچ۔گواہ شدنمبر 2 وقاص احمد

مسل نمبر 92584 میں ثمینہ کھوکھر

زوجہ محمد ابراہیم کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$10000 (2) طلائی زیور بوزن 223 گرام مالیتی -/C$4460۔ اس

وقت مجھے مبلغ -/C$600 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمینہ کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم کھوکھر۔ گواہ شد نمبر 2 قیصر احمد

مسل نمبر 92585 میں

Nadia Hammad Asim

زوجہ Hammad Asim قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) نقد رقم بصورت بینک اکاؤنٹ بشمول حق مہر وصول شدہ -/C$81000 (2) طلائی زیور مالیتی -/C$13475۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Nadia Hammad Asim گواہ شد نمبر 1 نعیم احمد۔ گواہ شد نمبر 2 Hammad Asim

مسل نمبر 92586 میں طاہرہ ملک

زوجہ فصیح الدین ملک قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 25 تولے مالیتی -/C$8750 (2) حق مہر وصول شدہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ ملک۔ گواہ شد نمبر 1 ملک رشید الدین۔ گواہ شد نمبر 2 ملک نصیر الدین

مسل نمبر 92587 میں مظفر احمد طاہر

ولد رحمت خان قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی پلاٹ برقبہ 8 مرلہ واقع کالا گوجراں جہلم مالیتی -/1000000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$4000 ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد لطیف۔ گواہ شد نمبر 2 محمد امین

مسل نمبر 92588 میں عمیر احمد منعم

ولد میاں عبدالمنعم قوم ناجی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$500 ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عمیر احمد منعم۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان احمد خواجہ۔ گواہ شد نمبر 2 میاں عبدالمنعم

مسل نمبر 92589 میں ناصرہ پروین

زوجہ محمد رمضان ساجد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17-02-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 133 گرام مالیتی -/C$3590 (2) حق مہر بذمہ خاوند -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$180 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ناصرہ پروین گواہ شد نمبر 1 محمد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 عبداللطیف

مسل نمبر 92590 میں جنید احمد

ولد عتیق احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-02-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$50 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ جنید احمد گواہ شد نمبر 1 عتیق احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال بٹ

مسل نمبر 92591 میں ثمرہ خالد

زوجہ خالد محمود قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/C$3000 (2) طلائی زیور بوزن 16 تولے مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/C$1000 ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ثمرہ خالد۔ گواہ شد نمبر 1 مبشر محمود۔ گواہ شد نمبر 2 خاور بشیر

مسل نمبر 92592 میں

Hadisa J.Donkoh

زوجہ Jamaludin Donkoh قوم Ghanaian پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Fiji Island بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 06-12-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/100000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50$ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hadisa Donkoh۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Hakeem Boateng۔ گواہ شد نمبر 2 Jamaludin Donkoh

مسل نمبر 92593 میں

Nafeesa Khanam

زوجہ Zaheer I Khan قوم Khan پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Fiji Island بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-03-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 64.11 گرام مالیتی -/FJD$1923.30 (2) -/FJD$4500۔ اس وقت مجھے مبلغ -/FJD$50 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نفیسہ خانم۔ گواہ شد نمبر 1 محبوب یوسف خان۔ گواہ شد نمبر 2 فضل اللہ طارق

مسل نمبر 92594 میں یاسر احمد

ولد محمد آصف گھمن قوم گھمن پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30-06-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ یاسر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 مظفر احمد شمس۔ گواہ شد نمبر 2 شاہد سہیل

مسل نمبر 92595 میں محمد فاتح اعجاز جنجوعہ

ولد محمد صادق جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد فاتح اعجاز جنجوعہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد منیر جنجوعہ۔ گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر مربی سلسلہ

مسل نمبر 92596 میں زیبا اعجاز جنجوعہ

زوجہ محمد فاتح اعجاز جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 03-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور مالیتی -/16000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 110 گرام مالیتی -/1757 یورو۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زیبا اعجاز جنجوعہ۔ گواہ شد نمبر 1 محمد فاتح اعجاز جنجوعہ۔ گواہ شد نمبر 2 شمشاد احمد قمر مربی سلسلہ

مسل نمبر 92597 میں انیقہ منصورہ اظہر

زوجہ مظفر احمد اظہر قوم لودھی پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-01-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 19 تولے مالیتی -/4000 یورو (2) حق مہر وصول شدہ -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ انیقہ منصورہ اظہر۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد محمود۔ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد اظہر

مسل نمبر 92598 میں عطیۃ الحی مختار

بنت مختار احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-06-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عطیۃ الحی مختار۔ گواہ شد نمبر 1 مختار احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد منظور وصیت نمبر 23289

مسل نمبر 92599 میں فدا مختار

ولد مختار احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 09-06-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ

منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فدا مختار۔گواہ شد نمبر 1 مختار احمد۔گواہ شد نمبر 2 نعیم احمد منظور وصیت نمبر 23289

مسل نمبر 92600 میں شاہد سہیل

ولد اخی امان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-06-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1300 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔شاہد سہیل۔گواہ شد نمبر 1 یاسر احمد۔گواہ شد نمبر 2 محمد مبارک

مسل نمبر 92601 میں عطاء المالک احمد

ولد مبشر احمد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-06-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 1-7-07 سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عطاء المالک احمد۔گواہ شد نمبر 1 راشد غفار۔گواہ شد نمبر 2 عمر عزیز

مسل نمبر 92602 میں عمران بٹ

ولد ناصر احمد بٹ قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13-06-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1300 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 1-7-08 سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عمران بٹ۔گواہ شد نمبر 1 فراز احمد بٹ۔گواہ شد نمبر 2 نعیم الدین

مسل نمبر 92603 میں عتیق احمد

ولد محمد شفیق قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عتیق احمد گواہ شد نمبر 1 محمد شفیق۔گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد باجوہ

مسل نمبر 92604 میں سمیرا طلعت

زوجہ غالب احمد قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-04-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی اندازاً -/180000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔سمیرا طلعت۔گواہ شد نمبر 1 تسلیم احمد۔گواہ شد نمبر 2 مبشر احمد فاروقی

مسل نمبر 92605 میں راشد محمود خان

ولد چوہدری محمد خان قوم راجپوت بھٹی پیشہ مزدوری عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-05-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/800 یورو ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔راشد محمود خان۔گواہ شد نمبر 1 رانا وحید احمد۔گواہ شد نمبر 2 عبدالرحمٰن ناصر

مسل نمبر 92606 میں اظہر چوہدری

ولد چوہدری منور احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 7-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی 3 ایکڑ واقع کھتووالی اندازاً مالیتی -/600000 روپے (2) مشترکہ 5 ایکڑ زرعی اراضی (5 بھائی 2 بہنیں حصہ دار ہیں) واقع چک نمبر 354 ج۔ب کا حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔اظہر چوہدری۔گواہ شد نمبر 1 رفیع احمد۔گواہ شد نمبر 2 محمد شریف

مسل نمبر 92607 میں امتیاز منیر

زوجہ منیر احمد اختر قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 18-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/1500 روپے (2) طلائی زیور 550 گرام مالیتی اندازاً -/7700 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتیاز منیر۔گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد۔گواہ شد نمبر 2 منیر احمد اختر خاوند موصیہ

مسل نمبر 92608 میں ماہم احمد

بنت مظفر احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ماہم احمد۔گواہ شد نمبر 1 ابرار احمد۔گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد والد موصیہ

مسل نمبر 92609 میں ثاقب ناصر احمد

ولد ناصر احمد قوم وینس پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-7-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/80 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ثاقب ناصر احمد۔گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد خان۔گواہ شد نمبر 2 محمد عرفان شاکر

مسل نمبر 92610 میں مہ جبین احمد

زوجہ کامران خان قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-7-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 30 گرام مالیتی -/130 یورو (2) حق مہر بذمہ خاوند -/25000 ڈالر۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔مہ جبین احمد۔گواہ شد نمبر 1 رضوان انجم۔گواہ شد نمبر 2 ثناء اللہ جوئیہ

مسل نمبر 92611 میں امتہ القدوس خان

زوجہ اجمل خان قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 23-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 22 تولے مالیتی -/4400 یورو (2) حق مہر بذمہ خاوند -/2500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ 1-7-08 سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔امتہ القدوس خان۔گواہ شد نمبر 1 سعادت احمد خالد۔گواہ شد نمبر 2 اجمل خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 92612 میں ظفر اللہ کاہلوں

ولد عنایت اللہ کاہلوں قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 22-6-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مشترکہ 5 ایکڑ اراضی (3 بھائی 2 بہنیں حصہ دار ہیں) واقع چک چھورسا نگلہ ہل کا حصہ۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 یورو ماہوار بصورت سوشل مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ظفر اللہ کاہلوں۔گواہ شد نمبر 1 راجہ لیاقت علی۔گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 92613 میں نورین گرون

زوجہ تھارسٹن گرون قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 21-9-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 412 گرام مالیتی اندازاً -/6600 یورو (2) حق مہر اداشدہ -/2500 یورو۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نورین گرون۔گواہ شد نمبر 1 محمد عمران۔گواہ شد نمبر 2 خواجہ وحید احمد

مسل نمبر 92614 میں وسیم الدین احمد

ولد چوہدری صلاح الدین احمد قوم...... پیشہ ملازمت عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1600 یورو ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔وسیم الدین احمد۔گواہ شد نمبر 1 نعیم الدین احمد۔گواہ شد نمبر 2 محمد یحییٰ زاہد

مسل نمبر 92615 میں چوہدری لیاقت علی راجپوت

ولد چوہدری انور علی راجپوت قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 22-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان اندازاً مالیتی -/350000 ڈالر جس پر بینک قرض -/150000 ڈالر ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔چوہدری لیاقت علی راجپوت

گواہ شدنمبر 1 ذیشان صالح۔ گواہ شدنمبر 2 رشید احمد

مسل نمبر 92616 میں سرفراز احمد

ولد اعجاز اقبال قوم...... پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سرفراز احمد۔ گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شدنمبر 2 عبدالخالق

مسل نمبر 92617 میں نوید خالد

ولد خالد منیر اختر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان جو کہ بینک قرض سے لیا گیا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نوید خالد۔ گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شدنمبر 2 عبدالخالق

مسل نمبر 92618 میں بشریٰ مشتاق

زوجہ نوید خالد قوم...... پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے مالیتی -/5000 ڈالر (2) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ مشتاق۔ گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شدنمبر 2 عبدالخالق

مسل نمبر 92619 میں سائرہ جاوید وینس

بنت محمد جاوید اقبال قوم جٹ وینس پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سائرہ جاوید وینس۔ گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شدنمبر 2 فیض احمد ظفر

مسل نمبر 92620 میں چوہدری عامر نصیر

ولد چوہدری نصیر احمد قوم راجپوت پیشہ سیلز مین عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/500000 ڈالر جس پر بینک قرض -/325000 ڈالر ہے (2) گھڑی مالیتی -/10000 ڈالر۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 ڈالر ماہوار بصورت کمیشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ چوہدری عامر نصیر۔ گواہ شدنمبر 1 عبدالغفور حق۔ گواہ شدنمبر 2 اعجاز احمد

مسل نمبر 92621 میں فیضان اسد اکبر

ولد چوہدری محمد اکبر قوم گجر پیشہ طالب علم / پارٹ ٹائم جاب عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیضان اسد اکبر۔ گواہ شدنمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شدنمبر 2 عبدالغفور حق

مسل نمبر 92622 میں ملک تنویر الرحمٰن

ولد ملک محمد سلیم قوم جوئیہ پیشہ ملازمت عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1200 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ملک تنویر الرحمٰن۔ گواہ شدنمبر 1 اعجاز احمد۔ گواہ شدنمبر 2 رانا رفیع اللہ

مسل نمبر 92623 میں حسن احمد نعیم

ولد نسیم احمد چوہدری قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حسن احمد نعیم۔ گواہ شدنمبر 1 نبیل احمد ورک گواہ شدنمبر 2 اظہر حلیم چوہدری

مسل نمبر 92624 میں منور احمد کاہلوں

ولد شفیق احمد کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ ٹیکسی بزنس / جاب عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-4-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منور احمد کاہلوں۔ گواہ شدنمبر 1 نبیل احمد ورک۔ گواہ شدنمبر 2 عرفان قادر باجوہ

مسل نمبر 92625 میں ملک فرخندہ محبوب

زوجہ ملک سیف اللہ قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 15 تولے مالیتی اندازاً -/5550 ڈالر (2) حق مہر بذمہ خاوند -/C$10000۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ملک فرخندہ محبوب۔ گواہ شدنمبر 1 ملک سیف اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شدنمبر 2 ملک محبوب احمد

مسل نمبر 92626 میں طاہرہ محبوب

زوجہ ملک محبوب احمد قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-4-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 10 تولے مالیتی اندازاً -/3700 ڈالر (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 ڈالر ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ محبوب۔ گواہ شدنمبر 1 ملک محبوب احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شدنمبر 2 ملک سیف اللہ

مسل نمبر 92627 میں نعیمہ عارف

بنت محمد اشرف عارف قوم کلیار پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ نعیمہ عارف۔ گواہ شدنمبر 1 آصف احمد عارف۔ گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف عارف والد موصیہ

مسل نمبر 92628 میں صائمہ تنویر تاج

زوجہ تنویر احمد تاج قوم سرویا جٹ پیشہ خانہ داری عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/6000 ڈالر (2) طلائی زیور 45 تولے مالیتی اندازاً -/877500 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/200 ڈالر ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ تنویر تاج۔ گواہ شدنمبر 1 مبشر احمد خالد۔ گواہ شدنمبر 2 فیض احمد ظفر

مسل نمبر 92629 میں محمد جمشید سلیم

ولد محمد سلیم طاہر قوم جٹ پیشہ ملازمت / بزنس عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27-5-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 ڈالر ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد جمشید سلیم۔ گواہ شدنمبر 1 فیض احمد ظفر۔ گواہ شدنمبر 2 مبشر احمد خالد

مسل نمبر 92630 میں احمد نسرین

زوجہ داؤد احمد قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری / پارٹ ٹائم جاب عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/4000 ڈالر (2) طلائی زیور 10 تولے مالیتی اندازاً -/195000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1050 ڈالر ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ احمد نسرین۔ گواہ شدنمبر 1 داؤد احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالخالق

مسل نمبر 92631 میں کوکب ریاض ورک

ولد بشیر احمد اظہر قوم ورک پیشہ...... عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 6/ ایکڑ اراضی واقع بیداد پور ورکاں مالیتی اندازاً 18 لاکھ روپے (2) 10 مرلہ پلاٹ واقع مرید کے مالیتی اندازاً 50 لاکھ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 ڈالر ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کوکب ریاض ورک۔ گواہ شدنمبر 1 عبدالخالق۔ گواہ شدنمبر 2 وقاص ظہور ورک

☆☆☆

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں

سانحہ ارتحال

مکرم نور احمد صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب سندھو سابق صدر جماعت دولو والی آباد ضلع گوجرانوالہ حال قلعہ کالر والہ ضلع سیالکوٹ یکم دسمبر 2008ء کو بقضائے الٰہی مختصر علالت کے بعد سروسز ہسپتال لاہور میں بعمر 77 سال وفات پا گئے۔ مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ان کی نماز جنازہ مورخہ 2 دسمبر کو صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں محترم محمد آصف جاوید چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحوم پارسا اور سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ نماز باجماعت اور نماز تہجد کے عادی تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بزرگ تھے اپنی وفات تک مختلف جماعتی عہدوں پر فائز رہے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب، خاکسار اور ایک بیٹی مکرمہ فرزانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ جری احمد صاحب صدر جماعت قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم اقبال احمد صاحب ترکہ مکرم عبدالستار اقبال صاحب)

مکرم اقبال احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب مکرم عبدالستار اقبال صاحب ولد علی محمد صاحب (ر) معلم وقف جدید وفات پا گئے ہیں۔ میرے والد صاحب کا ترکہ ان کی امانت ذاتی تحریک جدید کھاتہ 10/179 میں جو بھی رقم ہے وہ میری والدہ مکرمہ محمودہ فرحت صاحبہ کو منتقل کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل

1۔ مکرم اقبال احمد صاحب (بیٹا)
2۔ مکرمہ حامدہ راحت صاحبہ (بیٹی)
3۔ مکرم عبدالرؤف صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم عبدالقدوس صاحب (بیٹا)
5۔ مکرم شہباز احمد صاحب (بیٹا)
6۔ مکرمہ ساجدہ عصمت صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ محمودہ فرحت صاحبہ (اہلیہ)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

حضرت ملک برکت علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

ولادت: 1869ء قریباً

تحریری بیعت: 1897ء

دستی بیعت: 1901-02ء

وفات: 20 دسمبر 1951ء

حضرت ملک صاحب اپنے قبول احمدیت اور سفر قادیان کے واقعات پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

''میں گجرات سے تعلیم حاصل کر کے لاہور میں ملازم ہوگیا۔ وہاں جو دفتر کے کلرک تھے انہوں نے ایک پیر کی بیعت کی اور مجھے بھی تحریک کی۔ میں نے بھی ان کے کہنے سے پیر صاحب کی بیعت کر لی اور ہر روز صبح وشام دفتر کے وقت کے علاوہ ان کی صحبت میں رہنے لگا۔ جب عرصہ گزر گیا اور میری طبیعت پر کوئی اثر پیدا نہ ہوا اور نہ ہی میں نے کوئی روحانی ترقی حاصل کی تو پیر صاحب سے سوال کیا۔ پیر صاحب نے کہا کہ آپ مجاہدات کریں اور اس حد تک میرا تصور کریں کہ میرا نقش ہر وقت آپ کے سامنے رہے پھر آپ کو بارگاہ الٰہی میں رسائی حاصل ہوگی۔ میں عرصہ تک ان کا تصور بھی کرتا رہا۔ مجاہدات بھی بڑے کئے مگر کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ایک شخص میاں شرف الدین صاحب ہوا کرتے تھے وہ احمدی تو نہ تھے مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھا کرتے تھے انہوں نے مجھے کہا کہ آپ کو پیر صاحب کی بیعت کئے ہوئے اتنا عرصہ گزر گیا ہے مگر آپ کی حالت میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوئی۔ میں نے کہا کہ میں تو ہر روز پیر صاحب کو یہی کہتا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ میری حالت میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں آپ کو کوئی کتاب دوں تو کیا آپ پڑھیں گے میں نے کہا ضرور۔ آپ دیں میں انشاء اللہ ضرور پڑھوں گا۔ اس پر انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک کتاب مطالعہ کے لئے دی میں نے اس کا مطالعہ کیا۔ پھر انہوں نے دوسری دی یہاں تک کہ چار کتابیں میں نے پڑھ لیں۔ اس کے بعد ایک دن میں نے پیر صاحب کی خدمت میں حضرت صاحب کا ذکر کیا اور پوچھا کہ ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ پیر صاحب نے کہا کہ نہ ہم ان کو اچھا کہتے ہیں نہ برا۔ میں اس جواب پر بہت متعجب ہوا مگر اس وقت خاموش ہو گیا۔ ایک روز پھر میں نے یہی سوال کر دیا۔ پیر صاحب نے پھر وہی جواب دیا اور ساتھ ہی یہ کہا کہ ''مگر نہ ان کی کوئی کتاب پڑھو اور نہ وعظ سنو'' میں حیران ہوا کہ ایک طرف تو ان پر اچھا یا برا ہونے کے متعلق کوئی فتویٰ نہیں لگاتے اور دوسری طرف کہتے ہیں کہ نہ ان کی کتابیں پڑھو اور نہ وعظ سنو۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے ان کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے؟ اس پر پیر صاحب جوش میں آگئے اور کہنے لگے کہ ہمیں کیا ضرورت پڑی ہے کہ ہم ان کی کتابیں پڑھیں علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ جو لگا دیا ہے۔ ان کا یہ جواب سن کر میرے ذہن میں حضرت اقدس کی تحریرات کا نقشہ کھنچ گیا جس میں حضور نے مخالف علماء کے کفر کے فتویٰ کا ذکر کر کے فرمایا تھا کہ یہ لوگ نہ میری کتابیں پڑھتے ہیں اور نہ میرے خیالات کو انہیں سننے کا موقع ملا ہے۔ مگر محض کسی کے کہنے پر یک طرفہ فتویٰ لگا دیا ہے۔

میں نے دل میں کہا کہ پیر صاحب کی بھی یہی حالت ہے کہ بالکل یک طرفہ فتویٰ لگا رہے ہیں۔ یہ باتیں سن کر میں پیر صاحب سے بدظن ہوگیا اور واپس آکر تحقیقات میں مشغول ہوگیا۔ ان ایام میں عبداللہ آتھم کے متعلق حضور کے اشتہارات نکل رہے تھے اور عیسائیوں کی طرف سے بھی اشتہارات نکلا کرتے تھے۔ میں فریقین کے اشتہارات کو ایک فائل کی صورت میں محفوظ کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت اقدس کی پیشگوئی آتھم کے بارہ میں بالکل صحیح پوری ہوگئی ہے۔ اس کے بعد لیکھرام کے متعلق حضور کے اشتہارات اور تحریرات نکلنا شروع ہوگئیں ان کو بھی میں فائل میں محفوظ کرتا گیا۔ ان ہر دو واقعات کے گزرنے کے بعد مجھے حضرت اقدس کی صداقت کے متعلق اطمینان ہوگیا اور میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر قریباً 1901ء یا 1902ء میں قادیان جا کر دستی بیعت کی۔

ایک دفعہ جبکہ میں بھوچرا بنگلہ نہر لوئر جہلم ضلع سرگودھا میں تھا ایک سب ڈویژن افسر مسٹر ہاورڈ میرے خلاف ہوگیا جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بددیانت تھا اور پہلے کلرک کے ساتھ مل کر کھایا کرتا تھا مگر جب میں گیا تو میں نے ایسے بل بنانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ آپ میژرمنٹ بک (Measurement Book) میں درج کر کے دے دیں میں بل بنا دوں گا لیکن کتاب میں درج نہیں کروں گا۔ اس پر وہ بگڑ گیا اور میرے خلاف رپورٹ کر دی اور مجھے معطل کر دیا۔ وجہ یہ لکھی کہ میں اس کو بدمعاشی کی وجہ سے معطل کرتا ہوں لیکن افسر بالا نے لکھا کہ اس پر چارج شیٹ لگاؤ اور جواب لے کر بھیجو۔ اس وقت جو جرم مجھ پر لگایا گیا وہ کوئی بھی جرم نہ تھا بلکہ اس قسم کی باتیں تھیں کہ اس نے فلاں کاغذ پر دستخط کئے ہیں لیکن لفظ پڑتال نہیں لکھا۔ ایسی باتوں کا میں نے مدلل جواب دے دیا۔ خیر کیس چل پڑا اور تین مہینہ تک چلتا رہا۔ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کی۔ حضور کی طرف سے ایک کارڈ پر جواب آیا کہ ''دعا کی ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے گا''۔ اتفاق سے یہ خط ایک شخص پرسرام اوورسیئر کے ہاتھ آگیا اور اس نے پڑھ لیا اس نے مجھے آکر کہا کہ مقدمہ آپ کے حق میں ہوگیا ہے اور آپ بری ہوگئے ہیں۔ میں حیران ہوا اور پوچھا کہ آپ کو کیسے علم ہوا؟ اس نے وہ کارڈ مجھے دیا اور کہا اس پر لکھا ہوا ہے میں نے اسے پڑھا اور کہا کہ یہاں تو یہ نہیں لکھا کہ آپ بری ہوگئے ہیں۔ وہ بولا کہ اتنے بڑے خدا کے بندے نے آپ کے لئے دعا کی ہے بھلا اب کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ بری نہ ہوں۔ چنانچہ اس خط کے مطابق تھوڑے ہی عرصہ کے بعد میں بری ہوگیا اور باوجود اس بات کے کہ میں کلرک تھا اور جھگڑا ایک انگریز سب ڈویژنل افسر کے ساتھ تھا مگر اس مقدمہ کی تفتیش کے لئے سپرنٹنڈنٹ اور چیف انجینئر مسٹر بیٹن تک آئے اور خوب اچھی طرح سے انکوائری کی اور مجھے بری کیا۔

ملک صاحب نے محکمہ نہر میں ملازمت کر کے 1927ء میں پنشن حاصل کی۔ عرصہ دراز تک جماعت احمدیہ گجرات کے جنرل سیکرٹری اور پھر امیر رہے۔ دوران ملازمت اور بعد میں بھی دعوت دین کو اپنی غذا بنائے رکھا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو سلسلہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تہجد گزار اور متقی بزرگ تھے۔ اولوالعزمی اور راست گوئی آپ کا طرہ امتیاز تھا۔ بہت دعائیں کرنے والے، مستجاب الدعوات صاحب کشوف و رویا تھے۔ حضرت مسیح موعود اور حضور کے خلفاء کے ساتھ عشق تھا۔ سلسلے کے لئے غیرت رکھنے والے انسان تھے۔ دینی اور دنیاوی لحاظ سے کامیاب اور کامران زندگی گزاری۔ وفات تک دعوت الی اللہ کا کام سرانجام دیتے رہے باوجود پیرانہ سالی کے جواں ہمت اور جواں دل تھے۔ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت کو قبول کیا۔ آپ کے ذریعہ سے آپ کے خاندان اور متعلقین کا اکثر حصہ احمدیت میں داخل ہوا۔

حضرت ملک صاحب کی بہترین علمی یادگار آپ کے فرزند خالد احمدیت ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم تھے جن کے معرکے ہمیشہ زندہ جاوید رہیں گے۔ خادم صاحب نے اپنی مایہ ناز کتاب ''احمدیہ پاکٹ بک'' کا چھٹا ایڈیشن آپ سے معنون کیا ہے۔

(تاریخ احمدیت جلد 15 ص 28)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

پرس' سکول بیگ' کالج بیگ' اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ 0333-6708827

خبریں

ملکی وغیر ملکی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کی طلبی، پاکستان کا احتجاج بھارتی فضائیہ کی جانب سے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرنے پر حکومت پاکستان نے سخت ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے پاکستان میں متعین بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کو دفتر خارجہ طلب کر کے شدید احتجاج کیا ہے اور کہا ہے کہ خلاف ورزی پاکستان کی سالمیت وخودمختاری پر حملہ ہے۔ آئندہ ایسے اقدام سے گریز کیا جائے اور خطے کے مستقبل کو تاریک کرنے والے اقدامات سے صریحاً اجتناب کیا جائے۔

بھارت کا کرکٹ ٹیم کے دورہ پاکستان کی منسوخی کا باضابطہ اعلان بھارتی حکومت نے کرکٹ ٹیم کو دورہ پاکستان سے روک دیا ہے۔ ذرائع کے مطابق انکار ممبئی میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کے باعث کیا گیا۔ پاکستان کرکٹ بورڈ نے بھارتی کرکٹ ٹیم کے دورہ پاکستان سے انکار کی صورت میں سری لنکا کو ہوم سیریز کھیلنے کے لئے دعوت دینے کا باقاعدہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔

پاکستان چین سے ”اواکس“ نظام خریدے گا پاکستان چین سے فضائی نگرانی کا نظام اواکس خریدے گا۔ چین سے یہ نظام ادھار خریدا جائے گا اور اس سلسلے میں 80 کروڑ 27 لاکھ روپے کا معاہدہ ہوگیا ہے اور یہ نظام 4 سال میں مہیا کیا جائے گا۔

1068 اقسام کے نئے جانور، حشرات و پودے دریافت سائنسدانوں نے گریٹ میکونگ جو کہ ایشیا میں جنگلی حیات کا ہاٹ سپاٹ ہے میں 1068 اقسام کے نئے جانور اور حشرات و پودے دریافت کئے ہیں۔ اس علاقے کو دنیا کا آخری ایسا علاقہ سمجھا جاتا ہے جہاں پہلے سائنسی تحقیقات نہیں ہوئیں اور اس میں ایسی چیزیں دیکھی گئی ہیں جن کو دنیا میں پہلے نہیں دیکھا گیا۔ ”دی آسٹریلین“ کی رپورٹ کے مطابق میکونگ میں 1997ء سے 2007ء تک 1068 نئی نوع کی شناخت ہوئی ہے۔ ان تمام دریافت شدہ چیزوں میں 519 پودے، 15 ممالیہ جانور، 89 مینڈک، 279 مچھلیاں، 46 چھپکلیاں، 22 سانپ، 4 پرندے، 4 کچھوے اور 2 سیلمینڈر شامل ہیں۔

برفانی انسان کے قدموں کے نشان مغربی نیپال کی ایک پہاڑی چوٹی سر کرنے کے بعد واپس ہونے والے جاپانی کوہ پیماؤں نے کہا کہ انہوں نے پہاڑ پر ایسے قدموں کے نشان دیکھے ہیں جو ان کے خیال میں برفانی انسان کے ہیں تاہم وہ اس برفانی مخلوق کو نہ دیکھ سکے اور نہ اس کی تصویریں حاصل کر سکے۔ 61 سالہ یگی ہارا نے کہا کہ یہ نقوش قدم مغربی نیپال کے ہمالیاتی سلسلہ کے پہاڑ دھولا گری کی برف میں 4800 میٹر بلندی پر تھے۔ یہ نقوش بھالو، ہرن اور پہاڑی بکروں کے نقوش قدم سے مختلف تھے اور برفانی آدمی کے پیروں کے تھے۔

(روزنامہ آجکل 18 دسمبر 2008ء)

برف پوش گرین لینڈ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ گرین لینڈ دنیا کا سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ یہ اپنے نام کی طرح سرسبز نہیں بلکہ یہ برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ گرین لینڈ کی آبادی تقریباً 57 ہزار افراد پر مشتمل ہے جن میں سے اکثریت قصبوں میں رہتی ہے گرین لینڈ کے کل رقبے کا 82 فیصد برف سے ڈھکا ہوا ہے جہاں آبادی کا کوئی نام ونشان نہیں ہے زیادہ تر آبادی ساحل سمندر کے قریب مغربی گنجان آباد علاقے میں رہتی ہے کیونکہ یہاں سردی باقی حصوں کی نسبت کم ہوتی ہے۔ گرین لینڈ میں زیادہ سردی اور برف اس کے مشرقی حصے میں ہوتی ہے۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

❁ بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

درخواست دعا

❁ مکرم ملک منور احمد صاحب نائب ناظر ضیافت تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم ملک پرویز احمد صاحب لاہور ایک لمبے عرصہ سے شوگر کی زیادتی اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

نیز شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ کے دو احمدی افسران مکرم داؤد احمد چوہدری صاحب اور مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب بھی ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں۔ مکرم داؤد احمد صاحب کی طبیعت تو بفضل اللہ تعالیٰ بہتری کی طرف جارہی ہے تاہم مکرم طاہر احمد چوہدری صاحب کی صحت قابل فکر حد تک گر گئی ہے۔ تینوں احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل سے صحت وسلامتی کے ساتھ کامل شفا دے کر عمر دراز عطا فرمائے۔ آمین

انڈے اور پیاز دستیاب ہیں

❁ زرعی فارم نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے فارم آفس واقع مبشر مارکیٹ دارالرحمت غربی ربوہ نزد فاران ریسٹورنٹ پر صبح دس بجے سے ایک بجے تک ہول سیل ریٹ پر انڈے اور پیاز دستیاب ہیں خواہشمند احباب رابطہ کر سکتے ہیں۔

فون نمبر: 0476213653

موبائل: 03336716765,03346379368

(ناظر زراعت)

ربوہ میں طلوع وغروب 20 دسمبر

طلوع فجر	5:34
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	5:10

LEARN LANGUAGE German By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

سٹاف درکار ہے
لاہور میں ہسپتال کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف درکار ہے
اکاؤنٹنٹ جو انکم ٹیکس اکاؤنٹ بنانے کا تجربہ رکھتا ہو
ریسپشن سٹاف Reception Staff
ہسپتال میں کام کا تجربہ رکھتے ہوں۔
سیکیورٹی گارڈ الیکٹریشن
خواہشمند حضرات فوری رابطہ کریں
ہمایوں رشید: 0300-4891355

اعلان داخلہ
تعلیم سے فارغ تمام سٹوڈنٹس کیلئے ہر قسم کے کمپیوٹر کورسز، سپوکن انگلش میں داخلہ جاری ہے۔ نیز نرسری تا انٹرمیڈیٹ کے مضامین کی ٹیوشن کیلئے بھی رابطہ کریں۔
سٹی اکیڈمی آف پروفیشنل سٹڈیز دارالعلوم جنوبی نزد گول چوک ربوہ
PH:047-6211607,Cell:0345-7561638

ضرورت ملازمین
شعبہ دواسازی میں چند میٹرک پاس ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211538

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

W.B Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Corbide Daies Corbide parts
Silver Brose instruments.
Shop No.4 Shaheen Market Madni Road new Dhurm pura Mustfa Abad Lahore mob:0300-9428050

اسلام آباد، راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
فرنیچرز۔ شوز۔ جیولری۔ بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
042-5715591
0300-8560433
طالب دعا: عامر سجاد

APPLIED SYSTEMS
Engineers, Indenters & Contractors
Working a step ahead in environmental and services Sector
• Geomembrane & Geotextile
• Supply & installation of Internal & External Electrification of all type
• Mechanical Projects.
• Incinerators, Disinfection of Hospitals, Hotels & Resturants.
• Water & Wastewater Treatment Plants
• Municipal & Industrial Solid Waste Landfills
• Erection of Grid Stations
• Construction Machinery
• Generators New & Used.
546-D1-V,Township,Lahore Pakistan PH# +92-42-5124399
Fax# +92-42-5883464 Cell#+ 92-300-8425987,+92-301-4433402
Email:appsys@wol.nct.pk www.applicdsystcms.com.pk

FD-10

خلافت جوبلی اور جلسہ سالانہ قادیان کی خوشی میں
سپر دھماکہ آفر
اب اپنی MTA کی ڈش بالکل مفت ٹھیک کروائیں
مکمل ڈش سسٹم 4800 روپے میں لگوائیں
صرف دسمبر کیلئے
اس کے علاوہ: ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، کوکنگ رینج
مائیکروویو اوون، گیزر اور UPS بازار سے بارعایت حاصل کریں۔
FAKHAR ELECTRONICS فخر الیکٹرونکس
PH:042-7223347,7239347,7354873
Mob:0300-4292348,0300-9403614
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور